السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے وارثوں میں ایک بیوی، ماں اورباپ کی طرف سے بہن ہے اور عصبہ میں ایک چچازاد بھائی ہے جواس سے بہت دور ہے، نہ اس کی کوئی مدد کرتا ہے اورنہ صلہ رحمی کا مظاہرہ کرتا ہے، جبکہ یہ آدمی ایک گھر کا مالک ہے اوریہ اسے اپنی ماں، بیوی، اوربہن کےلئے وقف کرنا چاہتا ہے اوریہ بھی چاہتا ہے کہ ان کی وفات کے بعدیہ گھر نیکی کے کسی مستقل کام مثلاً مساجد وغیرہ کی تعمیر وترقی کےلئے وقف کردیا جائے کیونکہ وہ اپنے عصبہ یعنی چچازاد بھائی کواس سے محروم کرنا چاہتا ہے کیا اس طرح کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بحوث علمیہ وافتاء کی فتویٰ کمیٹی نے اس سوال کا حسب ذیل جواب دیا: امام بخاری و مسلمؒ نے صحیحین میں حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی یہ حدیث بیان فرمائی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(إنما الأعمال بالنيات، وإنما لكل امرىء ما نوىٰ'' (صحيح البخاري''

''تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اورہر آدمی کےلئے صرف وہی ہے جووہ نیت کرے گا۔'' :

اورسائل نے چونکہ خود ہی صراحت کردی ہے کہ اس کام سے اس کا مقصداپنے برادر عم (عصبہ) کو محروم کرنا ہے لہذا ہماری رائے میں یہ جائز نہیں ہے۔ اب اگرچہ تمام مال اصحاب الفروض کومل جانے کی وجہ سے یہ چچازاد بھائی وارث نہیں ہے لیکن مستقبل میں وہ وارث بن سکتا ہے۔ لہذااسے محروم کرنا کی نیت سے کوئی تصرف جائز نہیں ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص45

محدث فتویٰ